قبضہ کیا جاتا تھا۔ جیسے آج کل انگریزوں کے ملک بارہ سال تک کسی کا دوسرے کی زمین یا مکان پر قبضہ رہے تو وہ مستحق مالک ہوجاتا ہے تو اس صورت میں زمیندار ظالم نہیں۔ کیونکہ اس کی اپنی شے اس کو واپس ملی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۸۔ شوال ۱۳۵۲ھ

رہن کا بیان

گروی زمین سے سولہ سال نفع کمانے کے بعد فیصلہ کی صورت

سوال :۔ عرصہ تقریباً ۱۶ سال ہوا کہ زید کے پاس بکر کی زمین ۱۲ بیگہ بعوض مبلغ ۲۹۱ روپے میں گروی ہے۔ اب زید چاہتا ہے چونکہ گروی شرعاً جائز نہیں لہٰذا اس کا فیصلہ شرع کے مطابق ہوجائے اور ہمارے ملک زمین کی شرح یعنی ٹھیکہ کا نرخ کم سے کم تین روپیہ فی بیگہ ہے اور زیادہ سے زیادہ چار روپیہ یا پانچ روپیہ فی بیگہ بھی ہے لیکن یہ زمین اوسط درجہ کی ہے۔ اور معاملہ سرکاری ٹھیکہ کی صورت میں مالک زمین دیتا ہے جس کی شرح ۱۲ر فی بیگہ کچے ناپ سے ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا زمین کچے ناپ سے ۳۰ بیگہ ہے جو تقریباً ۶ بیگہ خام ہوتی ہے ٹھیکہ کی شرح ناپ سے بے جو مرقوم ہے۔ زید کے لئے شرعی فیصلہ کس طرح ہونا چاہئے؟ کیا زید پیشگی روپیہ دینے کی وجہ سے ٹھیکہ (جو مذکور ہوا) میں فائدہ کے طور کمی کر سکتا ہے یا نہیں؟ جس طرح ایک شخص کوئی جنس فروخت کرتا ہے۔ نقد ایک من کی دیتا ہے اور ادھار والے کو وہی جنس ۳۰ سیر دیتا ہے۔ اس طور پر کیا زید نقد روپیہ دینے کی وجہ سے کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے یا نہیں؟

السائل عبداللہ نعمت پوری مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء

جواب :۔ صورت مذکورہ میں ۱۶ سال کا ٹھیکہ بحساب ۳ روپے فی بیگہ سے ۱۲ر فی بیگہ کاٹ کر باقی ۲۹۱ روپے قرض سے وضع کر دیئے جائیں۔ اس کے بعد جو کچھ باقی رہے اس کا قرض خواہ حق دار ہے زیادہ کا حق دار نہیں جنس نقد یا ادھار والی صورت یہاں نہیں کیونکہ جنس نقد یا ادھار والی صورت بیع شراء کی صورت ہے اور یہاں قرض اور گروی کی صورت ہے کیونکہ روپے قرض دے کر اس پر منافع کھانا سود ہے جو شرعاً حرام ہے۔ گروی صرف اس خاطر ہوتی ہے کہ قرض دیا روپیہ وصول ہوجائے اگر مقروض بدنیت ہوجائے یا ادائیگی اس کی طاقت سے باہر ہوجائے تو قرض خواہ اپنی رقم اس گروی سے پوری کرے۔ پس گروی شرعاً اس لئے جائز ہے منافع کی خاطر جائز نہیں پس گروی کا منافع

کرنا شرعاً جائز نہیں گرو میں میعاد مقررہ ہونی چاہیے تاکہ اس میعاد تک اگر قرض وصول نہ ہو تو قرض خواہ اس گرو سے اپنا قرض وصول کرلے

عبداللہ امرتسری روپڑ ضلع انبالہ مورخہ ۱۹، مارچ ۱۹۳۰ء

رہن سے نفع اٹھانا

سوال : نقد روپیہ دے کر زمین رہن لینا اور زمین مرہونہ کا انتفاع کرنا میں اس کو منع جانتا ہوں۔ آپ اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ جب زمین رہن دینے والا کہہ دے کہ منافع زمین کا جو حاصل ہو اور جتنے سال تیرے پاس رہے اتنے سال میں نے منافع زمین کا جو حاصل ہو۔ اور جتنے سال تیرے پاس رہے اتنے سال میں نے منافع زمین تجھے بخش دیا۔ جب تجھے روپیہ دوں گا۔ اپنی زمین چھڑاؤں گا۔ جتنی مدت تیرے پاس زمین رہے میں نے منافع زمین کا تجھے بخش دیا۔ قیامت کو سوا خذہ نہ کروں گا۔ آیا اس طریقے سے مرہونہ زمین کا منافع کھانا جائز ہے ایک سکھ ہماری زمین کاشت کرتا ہے۔ اور ٹھیکہ پر ہماری زمین لیتا ہے۔ اس پر ٹھیکہ کا قرض جمع ہو گیا ہے۔ روپیہ اس کے پاس نہیں کچھ زمین اپنی دیتا ہے۔ جس پر کچھ روپیہ اوپر مانگتا ہے تب دیتا ہے صرف قرضہ میں نہیں دیتا اگر کچھ روپیہ دے کر اور قرضہ میں زمین لی جاوے اور نفع زمین کا سکھ بخش دے تو اس طرح انتفاع زمین مرہونہ کا مجھے لینا جائز ہو گا یا نہیں۔

عبداللہ غفرلہ کھیا توالی ڈاکخانہ بکستر ضلع فیروزپور

جواب : رہن کا منافع اس لئے حرام ہے کہ وہ سود ہے اور آپ جانتے ہیں کہ سود خواہ خوشی سے کوئی دے جائز نہیں پس منافع رہن کی صورت جائز نہیں خواہ مالک اجازت دے یا نہ اگر سکھ ٹھیکہ نہیں ادا کر سکتا تو اس کی زمین کچھ بیع کرالیں، یا پرامیسری نوٹ بنوالیں یا کوئی اور صورت مناسب پیدا کریں۔ مگر منافع رہن ہرگز نہ کھائیں۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ ۱۰، صفر ۱۳۵۱ھ

وراثت کا بیان

حادثہ کی صورت میں ترکہ کی تقسیم

سوال : جو لوگ یکبارگی میں غرق ہو جائیں یا دیوار کے نیچے دب کر مر جائیں اور پتہ نہ چلے کہ کون پہلے